

خدا کی محبت کی رات



فضائلِ شبِ برأت

علامہ مفتی محمد ارشد القادری

تعلیم و تربیت چلی کیشور

فضائل

شب بَرک

علامہ مفتی محمد ارشد القادری

تعلیم و تربیت پبلی کیشنز

Copyrights

All rights of this book are reserved by Taleem-o-Tarbiyat-e-Islami. There is no permission for a person or institution to publish this book.

حقوق محفوظ ہیں

اس کتاب کے حقوق کی کوئی تعلیم و تربیت اسلامی محفوظ ہیں۔ کسی فرد یا ادارے کو اسے چھاپنے یا نقل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔



نام کتاب	فضائل شب برأت
تالیف	علامہ مفتی محمد ارشد القادری
پروف ریڈنگ	صاحبزادہ احمد رضا القادری
کمپوزنگ	الحسین کمپوزنگ سنٹر، 38 اردو بازار لاہور
زیر اہتمام	شعبہ نشر و اشاعت تعلیم و تربیت اسلامی
سلسلہ اشاعت	28
طباعت	بار سوم
سن اشاعت	جولائی 2012
تعداد	ہائیکس سو (2200)
قیمت	30 روپے



Taleem-o-Tarbiyat Publications

Head Office: Razvia Islamic University Shikoh, Lahore.
Phone: +92-42-37962132, +92-346-4673573, +92-313-4673573
Email: taleem-o-tarbiyatpublications@live.com
Q TT@hotmail.com

تعلیم و تربیت اسلامی

ایڈاپس: جامعہ اسلامیہ شیکوہ لاہور
فون: +92-42-37962132, +92-346-4673573, +92-313-4673573
taleem-o-tarbiyatpublications@live.com ای میل

دیباچہ طبع سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرصہ گزر گیا، میں نے روزنامہ جنگ کے لئے ”فضائل شب براءت“ کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جو اس وقت رنگین ایڈیشن میں شائع ہوا۔ اس کو خوب سراہا گیا۔ مجھے کتنے ہی احباب کی طرف سے مبارک بادی کے پیغام آئے، ایک دوست نے تو ازراہ مزاح یوں بھی کہا تھا:

”اب تو آپ اخبارات کے رنگین ایڈیشن کی زینت بنتے ہیں،

ہمیں لفٹ (Lift) کہاں“

بہر نوع یہی مضمون، الاسلام اکیڈمی لاہور، نے بھی 1985ء میں علیحدہ سے شائع کیا اس بات کو ستائیس 27 سال گزر گئے۔ اس کو پڑھنے کے بعد مجھے خیال آیا تھا کہ اس مضمون کو از سر نو لکھ دوں مگر دل نے کہا اس کو ایسے ہی (As it is) ہی چھپنا چاہئے پھر کچھ ضروری اضافہ و جدید تحقیقات کو شامل کر کے مضمون مکمل کر دیا۔

عرصہ دراز تک تو تعلیم القرصتی اور وسائل کے نہ ہونے نے اُن کتب و رسائل کی اشاعت کی طرف توجہ ہی نہ آنے دی، اب تعلیم و تربیت اسلامی کے ارکان اور میرے روحانی بیٹوں نے اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جیسے جیسے یہ کتب و رسائل چھپتے جائیں گے ہم ان کو بطور فکر لے لے کر تقسیم کرتے جائیں گے تاکہ اہل اسلام کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ان کو برکات سے نوازے اور علم و عمل میں مزید راسخ فرمائے آمین۔ بہاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد ارشد القادری

۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ

29 مئی 2012ء منگل بعد نماز عشاء

فضائل شبِ برأت

ماخذِ اسلام چار ہیں، جب بھی کوئی مسئلہ اہل ایمان میں مختلف فیہ ہوگا تو اس کا حل ان چاروں کی روشنی میں تلاش کیا جائے گا۔ مصادرِ اسلام یہ ہیں دوسرے لفظوں میں یہ چاروں ماخذِ شریعت ہیں:

۱۔ قرآن حکیم ۲۔ سنت ۳۔ اجماع ۴۔ قیاس

معیارِ تحقیق کیا ہونا چاہئے

جب بھی کسی مسئلہ پر تحقیق کرنا مطلوب ہو تو سب سے پہلے اس کا حل قرآن حکیم میں تلاش کریں گے۔ اگر قرآن حکیم میں اس کا حکم نص کی چاروں اقسام میں سے کسی سے ثابت ہو جائے تو اس کو تسلیم کر لیں گے۔ نص کی چار اقسام یہ ہیں:

۱۔ عہارۃ النص ۲۔ اشارۃ النص ۳۔ دلالت النص ۴۔ اختصار النص

آئیے دیکھتے ہیں، فضیلتِ شبِ برأت، چاروں ماخذ میں سے کس سے ثابت ہے۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا قرآن میں واضح ارشاد موجود ہے۔ سورہ دخان میں ہے:

حکم (۱) ^۱ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ (۲) اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْمُبَرَّكِ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ (۳) فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ (۴) اَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (۵) (القرآن، دخان ۳۳ تا ۵۵)

قسم اس روشن کتاب کی ہے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں

اتارا بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔ اس میں ہر بات دیا جاتا ہے ہر

حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں۔

حدیثِ شبِ برأت کے راوی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں

ان آیات کی تفسیر میں علامہ ثناء اللہ نقشبندی پانی پتی نور اللہ مرقدہ رقم طراز ہیں:

کتابِ مبین کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہ قرآن

حلال و حرام کا مظہر ہے۔ اس رات میں نزولِ قرآن کے سبب

سے دنیا اور آخرت کی بے پناہ برکتیں ہیں، نیز اس رات کو ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور خوب رحمت برتی ہے، اور اس رات کو وعاد قبول ہوتی ہے۔ قتادہ اور ابن زید دونوں فرماتے ہیں اس سے مراد لیلة القدر ہے۔ حضرت قاسم بن محمد اپنے چچا جان اور والد گرامی کے واسطے سے اپنے دادا جان یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم سید عالم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ اللَّهُ جَلِ ثَمَاءَ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِكُلِّ نَفْسٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ فِي قَلْبِهِ شَحْنًا أَوْ مَشْرَكَابًا لِلَّهِ (تفسیر مظہری، ۲۸۳)

چند روزہ شعبان المعظم کو اللہ تعالیٰ آسمان پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ سب کی بخشش کر دی جاتی ہے مگر مشرک کو نہیں بخشا جاتا اور نہ ہی اس شخص کو جس کے دل میں بغض ہو۔

اسی طرح حضرت مکرّم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لیلة مبرکہ سے مراد شبِ برات یعنی چند روزہ شعبان المعظم کی رات ہے۔ اس رات کو سال بھر کے قطعی فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔ زندہ لوگوں کو مردوں میں شمار کر دیا جاتا ہے پھر اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے فیصلہ ہو گیا، ہو گیا۔ امام بغوی یوں بیان کرتے ہیں محمد بن یسیر بن انطش سے مروی ہے کہ رسول اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک کے لئے اموات کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک شخص نکاح کرتا ہے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے حالانکہ اسکا نام مردوں میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ يَقْضِي الْآفَاقِيَّةَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

(تفسیر مظہری، ج ۳ ص ۲۹۴)

بیشک اللہ تعالیٰ شبِ برأت کو بہت سارے معاملات کے فیصلے کرتا ہے۔ یہ پندرہ شعبان کی رات ہے۔

شعبان المعظم کی پندرہویں رات یعنی شبِ برأت، اپنے اندر اتنی برکات لے آتی ہے جن کا احاطہ ممکن نہیں سورہ دخان کی آیت نمبر ۳ میں جو لیلہ مبارکہ کے الفاظ آئے ہیں، اس سے مراد مفسرین کرام نے شبِ برأت لی ہے۔ اس رات کی خصوصیات کو آسان طریقے سے بیان کرنے کے لئے ہم کچھ عنوانات قائم کرتے ہیں اور پھر الگ الگ ان پر روشنی ڈالیں گے۔

- ۱۔ برکت والی رات کہنے میں حکمت۔
- ۲۔ نزول قرآن مجید کا ذکر کرنے میں حکمت۔
- ۳۔ إنا نحنا منقلبون فرمانے میں حکمت۔
- ۴۔ ہر کام کے تقسیم کرنے میں حکمت۔

برکت والی رات

پندرہ شعبان المعظم یعنی شبِ برأت کو برکت والی رات اس لئے قرار دیا گیا کہ اس میں قرآن نازل ہوا، مفسرین کرام نے لکھا ہے۔ اس رات قرآن حکیم لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا، پھر وہاں سے تیس ۲۳ سال کے عرصہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آہستہ آہستہ نازل ہوا۔ لیلہ مبارکہ سے مراد شبِ برأت ہے۔

اس رات کو برکت والی اس لئے قرار دیا گیا کہ لوگ انعام و اکرام ربانی پر راضی ہوں اور اپنے خالق و مالک کا شکر کریں کہ اس نے ان پر فہلِ عیمیم فرمایا۔ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر اسی وقت ممکن ہے جب اس کے سارے احکام کی اطاعت ہو، اور اپنا عمل قرآن و حدیث کے موافق کر لیا جائے نیز حلال و حرام میں تمیز کی جائے خیر و شر میں امتیاز روا رکھا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت مطہرہ کو مشعلِ راہ

بنایا جائے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع کو لازم و ضروری قرار دیا جائے۔
 اس برکت والی رات کو قیام کیا جائے، رات بھر جاگ کر اللہ اللہ کیا جائے۔
 اپنے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کی جائے اور آئندہ کے لئے پکی توبہ کر کے عمل
 صالح کو اپنا شعار بنایا جائے، متقی لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ ان کو
 اللہ تعالیٰ بہت نوازتا ہے اور ان کی برکت سے دوسروں کو رزق عطا فرماتا ہے۔ جامع
 ترمذی شریف میں حدیث شریف آئی ہے ایک صحابی اپنے بھائی کو لے کر سرور عالم
 علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ میرا بھائی کوئی کام نہیں کرتا بس ہر وقت اللہ اللہ ہی کرتا رہتا ہے وہ بارگاہ رسالت
 میں رہتا تھا یہ سن کر سید عالم علیہ السلام نے فرمایا اس حدیث شریف کے راوی حضرت
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔

لَعَلَّكَ تَرْزُقُ بِهِ (مجھے تو یوں ملتا ہے کہ) جسہیں تو رزق ہی
 اس کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔ (جامع ترمذی ص ۱۲۱)

شبِ برات کو برکت والی کہنے میں حکمت یہی ہے کہ لوگ اس رات کو جاگ
 کر اللہ کی بارگاہ میں مناجات کریں، گزارشائیں اور خوب استغفار کریں توبہ کریں اور
 اپنے آپ کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر دیں۔

نزولِ قرآن کی برکات

اس میں کوئی شک نہیں اللہ تعالیٰ نے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل
 فرمائی، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل فرمائی اور حضرت عیسیٰ امین مریم علیہ
 السلام پر انجیل نازل فرمائی۔ یہ کتابیں اور ان کے علاوہ جو صحائف نازل فرمائے جن
 کی تعداد اڑھائی سو تک ذکر ہوئی وہ سب بحق تھے مگر ان کتب و صحائف کے ماننے
 والوں نے ان میں تحریف کر دی یعنی اپنی مرضی سے جہاں جہاں چاہا تبدیلی کر دی۔
 اور وہ کتابیں اپنی اصلی صورت میں باقی نہ رہیں۔

آخر میں ربِّ کائنات نے اپنے پیارے محبوب دانائے کل غیوب عالم ماکان

وَمَا يَكُونُ حُجْرَتُ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهَا خُرُوجُ كِتَابٍ نَازِلٍ فَرَمَائِي۔
چونکہ سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا گیا اب قیام قیامت تک کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا
اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ سراسر باطل ہوگا۔ قرآن حکیم سے پہلے جو کتابیں نازل
ہوئیں ان کی حفاظت کا ذمہ ان کے ماننے والوں کو سونپا لیکن قرآن حکیم کو نازل
کرنے کے بعد خود اعلان فرمایا:

إِنَّا نَحْنُ نَرِزْلُكَ الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (القرآن، النجم: ۱۵)

بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت و محبت ایسی نعمت ہے۔ جس پر
جتنا ناز کیا جائے کم ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد و عورت کو اپنے پیارے حبیب علیہ السلام
کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورہ شوریٰ میں ہے:

وَمَا أَسْأَلُكُمْ الرِّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
وَاتَّقُوا اللَّهَ * (القرآن، البقرہ)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع

فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا: اللَّهُ شَهِيدٌ بِمَا تَعْمَلُونَ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

جو لوگ اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات پر عمل پیرا

ہوتے ہیں۔ انہیں یہ رات پیغام دے رہی ہے کہ وہ اس دنیا میں آنے کے مقصد کو
پہچانیں اور زندگی بھر انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے رہیں۔ یقیناً قرآن
حکیم ہی ایک ایسی عظیم و جلیل کتاب ہے، جس میں ہر چیز کا ذکر ہے۔ اب یہ ہماری
اپنی استعداد پر منحصر ہے کہ ہم اس مبارک کلام سے کس قدر استفادہ کرتے ہیں۔ کس
قدر اس کو سینے سے لگاتے ہیں۔ کس قدر اس کی تلاوت کرتے ہیں کس قدر اس کو سمجھتے
ہیں، اور کس قدر اس سے اسرار و رموز اخذ کرتے ہیں۔ ارشاد رہا یہ ہے:

وَلَا رُحُطٌ وَلَا يَأْسُ إِلَّا فِي يَحْتَبِ مُبِينٌ

اور نہ کوئی شر اور خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا ہو یعنی سب
رطب و یابس اس روشن کتاب میں ہے۔

جب ہر چیز کا ذکر اس کتاب میں موجود ہے تو ہر عقل مند کو چاہئے وہ اسی کتاب
مطہر کی طرف رجوع کرے، تاکہ اسے حقائق کائنات سے آگاہی ہو، اور وہ اپنی زندگی
کے حقیقی مذہب و مقصود کو پالے، ثابت ہوا شب برأت اگر برکت والی ہے تو محض قرآن
حکیم کی نسبت سے یقیناً قرآن ہی وہ لاریب کتاب ہے جو پوری انسانیت کو صراطِ مستقیم
کی طرف بلا رہی ہے۔ اس سے بڑی حکمت اور کیا ہوگی کہ ایک پیاسے آدمی کو چشمے کی
طرف، رہنمائی مل جائے۔ ایک مظلوم کو ظالم کے چٹخے استبداد سے نجات مل جائے۔
ایک راہ بھولے انسان کو منزل کا پتہ مل جائے۔ اور وہ اپنی منزل کی جانب اطمینان و سکون
سے گامزن ہو جائے۔ ایک جاہل کو علم کی دولت لازم وال مل جائے۔ قرآن مجید حکمت و
دانائی کے رموز سے لبریز ہے اور پوری انسانیت کو یہ حکمت تقسیم کرتا ہے۔

نجات کا کامل فارمولا

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں حکیمانہ انداز یہ ہے کہ وہ جہاں اپنے بندوں کو
خوشخبری سناتا ہے وہاں وہ ڈر بھی سناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تحسیر و انذار سے انسانوں کو اپنی
طرف بلاتا ہے۔ کبھی وہ اپنے بندوں کو اپنے العلامات کی خوشخبریاں دیتا ہے اور کبھی
اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے ڈراتا ہے دونوں طرح سے مقصود بندوں کی اصلاح
ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ مُنذِرُونَ (سورہ نمان)

بلکہ ہم ہی ڈر سناتے والے ہیں۔

ظاہر ہے جب انسان پر بخشش و رحمت خداوندی کا مجید کھلے گا، تو ممکن ہے عمل
کے میدان میں وہ ست ہو جائے۔ شب برأت کے فضائل سے آگاہ ہونے کے بعد
اسی ایک رات میں جاگ کر خوب عبادت کرے اور دعائیں مانگ لے اور پھر انہیں کو
اپنے لئے کافی سمجھ لے۔ بس اسی پر اکتفاء کرے۔ اس سکوت کو توڑنے اور سستی کو دور

وہ جس کی بات سنا کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 کہ وہ اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 کے اس سے ہمارے دل میں اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

خیال فرمایا

كَانَ ثَقَّةً حَافِظًا (تہذیبِ اچھڑیب ۱/۲۶۲)

اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

میں یہ بات سننے میں کوئی ہنسی نہ آئی اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

شبِ راحت فرمائی جا رہی تھی

اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر
 اس کی بات سن کر مجھے اس قدر دلچسپی ہوئی کہ میں نے اس کی بات سن کر

مذہبِ اسلام کی تاریخ و ترقی

اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے

اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے

شبِ براءت کی تاریخ و ترقی

اس مضمون کا مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے
 اس کی بنیاد پر سمجھا جائے۔ اسلام کی تاریخ و ترقی کو سب سے پہلے

آمین۔ شب برأت ایسی حیرت انگیز رات ہے کہ اس میں انعام ہی انعام ہوتے ہیں۔ اس رات میں امور کی تقسیم کر دی جاتی ہے۔ سال بھر کے تمام معاملات کو طے کر دیا جاتا ہے اور طے شدہ امور ملائکہ کے حوالے کر دیے جاتے ہیں۔ اس طرح سال بھر کا نظام چلا رہتا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔
 إِنَّ اللَّهَ يَقْضِي الْأَفْضِيَّةَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ.

(تفسیر مظہری، ۲۰/۲۹۳)

بیشک اللہ تعالیٰ شب برأت کو بہت سارے معاملات کے فیصلے کرتا ہے۔ یہ پندرہ شعبان کی رات ہے۔

ان فیصلوں کو ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نظام سلطنت چلانے کے لئے بھی سال کا بجٹ بنانا ضروری ہے۔ یہ مسئلہ بھی قرآن حکیم ہی سے ماخوذ ہے اس سے بڑی اور کیا حکمت ہوگی کہ پوری انسانیت کو انتظام سلطنت کا بہترین طریقہ بتا دیا۔

اس میں کی جانے والی بہت سی دعائیں احادیث مبارکہ میں مذکور ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے:

اس رات کے اعمال

- ۱۔ اس رات کو چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے لئے تیاری اس طرح کرنی چاہئے:
- ۱۔ غسل کر کے صاف ستھرا لباس پہننا چاہئے۔
- ۲۔ مردوں کو چاہئے وہ مساجد میں جا کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں۔
- ۳۔ عورتیں گھروں میں رہ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔
- ۴۔ دعا کرتے وقت تمام مرد و خواتین اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ کے محبوب علیہ السلام کا وسیلہ پیش کریں اور یوں عرض کریں یا اللہ اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کا صدق میری مشکلیں آسان فرما۔

- ۵۔ دعاء مانگتے وقت بھرتویہ ہے کہ خوب آنسو بہائے جائیں اور اگر بالفرض رونا نہیں آتا تو رونے والی مشکل بنا لینی چاہئے۔
- ۶۔ دعا کرتے وقت ساری اُمت کے لئے عمومی طور پر اور اپنے لئے خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور گزرانیں۔
- ۷۔ اے اللہ ہمیں تمام آفات و بلیات سے محفوظ فرما اور زندگی بھر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کی توفیق عطا فرما۔
- ۸۔ اے اللہ ہمارا خاتمہ بالا ایمان ہو۔ ہمارے اکابرین کی مغفرت فرما۔
- ۹۔ یا اللہ! ہمارے بیماروں کو شفاء عطا فرما، محبت و تندرستی عطا فرما، پھر کوئی اور حاجت ہو تو اس کے لیے دعا کرے۔
- ۱۰۔ اپنے ملک پاکستان، اور پوری اُمت مسلمہ اور پاکستانی قوم کی ترقی خوشحالی اور استحکام کی ضرورت دعا مانگی جائے۔

شبِ برات کے نوافل

اس رات میں نوافل ادا کرنا بہت فضیلت کی بات ہے، اس کے بہت سارے طریقے علماء کرام نے کتبِ سلف سے نقل فرمائے ہیں۔ اذّاٰ یہ کہ عام نوافل کی طرح ہی نوافل ادا کئے جائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لی جائے۔

ہاں یاد رہے اگر کسی عالمِ ربّانی کی مجلسِ میسر ہو تو وہاں جا کر نوافل پڑھنے کی بجائے عالمِ دین کا خطاب سننا زیادہ نافع ہے۔ اگر اپنے پیروں و مرشد کی محفل میں جائے تو وہاں جا کر نفل نہ پڑھے بلکہ اپنے مرشد کے ملفوظات بغور سننے اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ زندگی میں انقلاب آئے گا اور باطن میں جلا پیدا ہوگی۔ اس کی برکت یہ ہوگی کہ استقامت علی الحق کا ملکِ میسر آئے گا اور نیکی کی دولت دینے کے لئے ہمت پیدا ہوگی اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ بیدار ہو جائے تو سمجھو آپ کو ایک بہت بڑا اکمال مل گیا۔

یہ شبِ نوافل پڑھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ بہت بڑا ثواب کا کام ہے لیکن یہ یاد رہے

نفل کا مطلب ہے منافع ظاہر ہے نفع لینے کا حقدار وہی شخص ہو سکتا ہے جس کے پاس پونجی ہو۔ ایسا شخص جس کے پاس پونجی ہی نہ ہو وہ نفع لینے کا حقدار کیونکر قرار پا سکتا ہے۔

نماز کی پابندی کا عہد!

دورِ حاضر میں جس مسئلہ کی طرف توجہ دلانے کے ضرورت ہے وہ ہے پابندی نماز، ہمارے بھائی نماز نہ پڑھنا کے تو پابند نہیں۔ ایسی صورت میں نفل کیونکر قبول ہوں گے نوافل اسی بندے کے قبول ہوتے ہیں جو نماز فرض کا پابند ہو۔

لہذا جن لوگوں کے فرض قضاء ہوتے ہیں وہ شبِ برأت کو اپنی فرض نمازوں کی قضاء کریں اور آئندہ نماز کے پابند ہو جائیں۔ یاد رہے قضا صرف فرضوں اور وتروں کی ہوگی سنن اور نوافل کی قضاء نہیں ہوتی۔ اگر شبِ برأت کو جا گئے اور ذکر کی مجلس میں شامل ہونے کی برکت سے ایک بندہ مؤمن نماز کا پابند ہو جائے تو یہ بہت بڑی سعادت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز کی پابندی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین، بجاہد المصلحین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

ستائیس ۲۷ سال بعد

محمد ارشد القادری

۲ شعبان ۱۴۳۳ھ

23 جون 2012ء ہفتہ

ہماری دیگر مطبوعات

